سوال

(900) اولیاء اللہ کا ظاہری آنکھوں سے سے اللہ کا دیدار؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

اولیاء اللہ ظاہری آنکھوں سے بیداری کی حالت میں بغیر کسی تاویل کے خداتعالیٰ کو دنیا میں دیکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں نہیں دیکھ سکتے اوراس پر تمام اہل سنت کا اجماع ہے اوراس کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے چنانچہ ''منح الازہر'' میں اس مسئلہ پر پوری بحث کی گئی ہے، لکھتے ہیں: میرے پاس (مندرجہ بالا مضمون کا) ایک سوال آیا، میں نے اپنی صوابدید کے مطابق اس کا جواب لکھا ہے اوراسی پر اہل سنت والجماعت کے تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ عقلی طور پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رؤیت ظاہری آنکھوں سے جائز ہے اور آخرت میں نقلاً وسمعاًثابت ہے اور دنیا میں رؤیت ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق اختلاف ہے، اکثریت کا خیال ہے کہ جائز ہے دوسرے اس کا انکار کرتے ہیں لیکن جواس کے جواز کے قائل ہیں وہ صرف اس وجہ سے قائل ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کو معراج کی رات دیکھا ہے اوردوسرے کسی کےلیے اس کوثابت نہیں کرتے اور آنحضرت ﷺ کے دیکھنے کے متعلق بھی توسلف میں اختلاف تھا، صحیح یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کواپنے دل سے دیکھا ہے، آنکھ سے نہیں دیکھا، چنانچہ شرح عقائد میں اس کی تصریح ہے۔

اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا ہے تو یہ جائز ہے، کیونکہ وہ ظاہری انکھ سے دیکھتا نہیں ہے بلکہ تصورات مثالیہ اور تمثیلات خیالیہ کا دیکھنا ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کی صفات کے مظاہر دیکھے ہیں تو یہ ٹھیک ہے، اوراگر کوئی یہ کہے کہ میں نے بذاتہ خدا تعالیٰ کو دیکھا ہے تو پرلے درجہ کا بے دین اور گمراہ ہے اس کو تعزیر لگانی چاہیے اور شہر میں پھرانا چاہیے۔

صاحب ''تعرف'' کا قول ہے۔ یہ کتاب تصوف کے مضمون میں بے مثال ہے کہ مشائخ طریقت کا اس پر اجماع ہے کہ دنیا میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا، رؤیت خداوندی کا محل آخرت ہے۔ دنیا نہیں ہے اوراگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ زندیق، ملحد، شریعت کا منکراور سنت کا مخالف ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو یہ جواب ملتی ہے کہ تومجھے کبھی نہیں دیکھ سکتا تواور کون ہے جو رؤیت کا دعویٰ کرسکے۔ ملا علی قاری کی ''منح الازہر شرح فقہ اکبر'' میں یہ تمام تفصیل موجود ہے۔

پھر یہ بھی غور طلب ہے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا: وجوه یومئذنا ضرة الی ربہا ناظرہ تورؤیت کوقیامت کے دن پر معلق کیا۔ اگر دنیا میں بھی رؤیت ہوسکتی توقیامت کے دن کی قید بالکل بے معنی تھی اور آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ ''تم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھو گے'' اگر دنیا میں بھی دیدار خداوندی ممکن ہوتا توقیامت کے دن کی قید لگانے کی کیا ضرورت تھی، اسی طرح فرمادیتے کہ تم جس طرح دنیا میں خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو، آخرت میں بھی دیکھو گے۔

امام نووی کا قول ہے کہ تمام اہلسنت کا عقیدہ یہی ہے کہ رؤیت خداوندی دنیا میں نہیں ہو سکتی، آخرت میں ہوگی اور اس میں متکلمین کے سلف اور خلف بھی متفق ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02